انسان کی آزادی کا اسلامی تصور

فِطْرَةَ اللهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا

عمرو ابن العاص کے بیٹے نے مارا بے خطا — مصر کے بازار میں اک قبطیٔ ناشاد کو
اپنے گھر کی سلطنت تھی مدعی تھا غیر نسل — ضعف جس کا دے رہا تھا دعوت استبداد کو
کوئی طاقت دستگیری اس کی کر سکتی نہ تھی — قیصر و پاپا بھی آ سکتے نہ تھے امداد کو
ہاں مگر وہ عدل کا پیکر کہ اس کے عہد میں — سر چھپانے کی جگہ ملتی نہ تھی بیداد کو
جس کی نظروں میں مسیحی اور مسلم ایک تھے — جس نے قرباں کر دیا ایمان پر اولاد کو
جلوہ گر تھا تمکنت سے مسندِ اسلام پر — سن رہا تھا قبطیٔ مظلوم کی فریاد کو
مدعی سے آپ نے ملزم کو پٹوا کر وہیں — کر دیا پھر استوار انصاف کی بنیاد کو
جو نصیحت کی مسلمانوں کو اس وقت آپ نے — درسِ عبرت ہے وہ اس دورِ ستم ایجاد کو
لوحِ دل پر نقش ہے فاروقِ اعظم کا یہ قول — ہم نہ بھولیں گے کبھی اس آپ کے ارشاد کو
آدمی پیدا ہوا آزاد ماں کے پیٹ سے — کب سے تم لوگوں نے سمجھا ہے غلام آزاد کو

کاش یورپ جائے کوئی نکتہ ور اور یہ سبق
اُٹھ کے دے تہذیب انسانی کے اس استاد کو